Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

سردارا سنگھ ودیگران وغیرہ

بنام

سٹیٹ آف پنجاب ودیگران

تاریخ فیصلہ: 17 ستمبر، 1991

[ایم ایم پنچھی اور کے راما سوامی، جسٹس صاحبان۔]

قانون ملازمت:

پنجاب ریونیو پٹواری درجہ III سروس قواعد، 1963: قواعد 2(a)، 4(1)، 7: نوٹفکیشن کی تاریخ 26.8.1986-پٹواری-ایڈہاک تقرریاں-مقررہ مدت کے اندر مستقل پٹواریوں کی تقرری کے لیے عدالت کی ہدایت-سروس سلیکشن بورڈ موجود نہیں ہے-ضلعی کمیٹیوں کا قیام-اراکین کی ان کے عہدوں کی بنیاد پر نامزدگی-انتخاب سے پہلے رکن کی منتقلی-دفتر میں جانشین نے انتخاب میں حصہ لیا-صرف زبانی امتحان کی بنیاد پر کیے گئے انتخاب-کی جوازیت۔

پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کی طرف سے فیصلہ کردہ ایک رٹ پٹیشن میں، اس نے حکومت پنجاب کی طرف سے پٹواریوں کے عہدوں پر کی گئی ایڈہاک تعیناتیوں کو فیصلے کی تاریخ سے چھ ماہ تک جاری رکھنے کی اجازت دی اور حکومت کو ہدایت کی کہ وہ اس مدت کے اندر پٹواریوں کی مستقل تعیناتی کرے۔ چونکہ متعلقہ وقت پر سروس سلیکشن بورڈ، پنجاب کی تشکیل نہیں کی گئی تھی، اس لیے حکومت پنجاب نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے پنجاب ریونیو پٹواری درجہ III سروسز قواعد، 1963 کے قاعدہ 2(a) میں ترمیم کی اور ریاستی حکومت کو اختیار دیا کہ وہ سروس میں بھرتی کرنے کے لیے "دیگر حکام" کو اختیار دے۔ اس کے مطابق، حکومت نے ہر ضلع کے لیے ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دی۔ پٹیالہ کی ضلعی کمیٹی ڈپٹی پر مشتمل تھی۔ کمشنر، پٹیالہ بطور چیئرمین، اور ڈسٹرکٹ افسر مال، ڈسٹرکٹ سینک ویلفیئر آفیسر اور ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر (درج فہرست ذات) اس کے اراکین کے طور پر۔ سروس سلیکشن بورڈ کے سامنے زیر التواء امیدواروں کے نام انتخاب کے لیے کمیٹی کو بھیجے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گئے تھے۔ ضلع کلکٹر نے دہلی کے فسادات سے متاثرہ بچوں، پنجاب میں دہشت گردوں سے متاثرہ خاندانوں اور اسی طرح کے خصوصی زمروں سے بھی درخواستیں طلب کیں۔ انٹرویو کی تاریخ تک ڈسٹرکٹ افسر مال کا تبادلہ کر دیا گیا اور اس کے جانشین نے انتخاب میں حصہ لیا۔

ان انتخاب کو ناکام امیدواروں نے کئی رٹ درخواستوں میں چیلنج کیا تھا جنہیں عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا۔ نالاں ہو کر، درخواست گزاروں نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت کے سامنے اپیل دائر کی۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ انتخاب خراب تھا کیونکہ: کمیٹی کو مناسب طریقے سے تشکیل نہیں دیا گیا تھا؛ ضلع کلکٹر نئے سرے سے درخواستیں طلب کرنے کا اہل نہیں تھا؛ تحریری امتحان کو ترک کر دیا گیا تھا اور صرف زبانی انٹرویو کیے گئے تھے؛ انٹرویو میں اپیل گزاروں کو کوئی مناسب موقع نہیں دیا گیا تھا کیونکہ 15 گھنٹوں میں 821 امیدواروں کا انٹرویو لیا گیا تھا۔ یہ بھی استدعا کی گئی کہ چونکہ اپیل گزاروں کی عمر اس دوران زیادہ ہو گئی ہے، اس لیے حکومت کو ان کی عمر میں نرمی کرنے اور انہیں تقرری دینے کی ہدایت کی جائے۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالتیں،

قرار دیا گیا کہ: 1.1 رکن کے اس کے عہدے کی وجہ سے نامزد ہونے پر، عہدے لازمی امیدواروں کے انتخاب میں حصہ لینے کا حقدار تھا۔ تشکیل شدہ کمیٹی مناسب طریقے سے اس میں شمار کردہ نمائندوں پر مشتمل تھی، اور اس لیے امیدواروں کا انتخاب قانونی اور درست تھا۔

1.2 اگرچہ درج فہرست ذات کی نمائندگی درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے افسر کے ذریعے ہونی چاہیے، اور ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر (درج فہرست ذات)، جیسا کہ ضرورت ہے، درج فہرست ذات کے اراکین سے تعلق رکھنے والا افسر ہونا چاہیے، پھر بھی یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ سوشل ویلفیئر آفیسر درج فہرست ذات کے ایک افسر کے علاوہ کوئی اور افسر ہو سکتا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

2. اگر امیدواروں سے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں اور انہیں انٹرویو کے لیے بلایا جاتا ہے حالانکہ غلط تاثر پر غلط تعمیل کے تحت، درخواست دینے والے امیدواروں کا انتخاب غیر قانونی نہیں ہوتا ہے۔

3. عام طور پر تحریری امتحان اور خاص طور پر تحریر کا انعقاد کرنا مطلوب ہو سکتا ہے جو ایک پٹواری کے لیے اہم ہے جس کا بنیادی فرض محصولات کے ریکارڈ میں واضح طور پر اندراجات ریکارڈ کرنا اور اس کے بعد زبانی انٹرویو کرنا ہے۔ قوانین میں دونوں کا ہونا لازمی نہیں تھا۔ تحریری امتحان یا زبانی امتحان یا دونوں کے انعقاد کے اختیارات دیے گئے تھے اور کمیٹی نے امیدواروں کے انتخاب کے لیے زبانی امتحان کو ایک طریقہ کے طور پر اپنایا جسے غیر قانونی نہیں کہا جا سکتا۔

4. انتخاب کے لیے ہر امیدوار کے لیے اوسطاً تین منٹ خرچ کیے گئے۔ ان حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ تعلیمی قابلیت ریکارڈ سے ظاہر ہوتی تھی، عام طور پر دیہی پس منظر سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو دیہی معیشت اور ثقافت کا ممکنہ طور پر اچھا علم تھا، ان حالات میں، انتخاب کے لیے ہر امیدوار پر زیادہ وقت خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سوائے عام علم 11 اور پٹواری کے طور پر کام کرنے کی اہلیت وغیرہ پر کچھ سوالات پوچھنے کے۔

اشوک یادو بنام ریاست ہریانہ، [1985] ضمنی 1 ایس سی آر 657، قابل اطلاق۔

5. اپیل گزاروں نے انتخاب کا موقع لیا تھا اور ان کا انتخاب تقابلی قابلیت کی بنیاد پر نہیں کیا گیا تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ قانونی چارہ جوئی کر رہے تھے، حکومت کو پٹواری کے طور پر تعیناتی کے لیے عمر کی اہلیت میں نرمی کر کے ان کے مقدمات پر غور کرنے کی ہدایت دینے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3033-34، سال 1989۔

پنجاب ہریانہ عدالت عالیہ کے سی ڈبلیو پی نمبر 7209، سال 1987 (ایل پی اے نمبر 748/87 میں) اور سی ڈبلیو پی نمبر 7607، سال 1987 کے فیصلے اور حکم سے۔

بشمول

خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 4483-4485، سال 1989۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے ڈی وی سہگل، آر ڈی اپادھیائے، اشوک شرما، نبھیا والا، ڈی ایس تیوتیا اور مس مدھو۔

جواب دہندگان کے لیے مس بی رانا اور این ایس داس بہل (ریاست کے لیے)۔

عدالت کا فیصلہ کے راماسوامی، جے کے ذریعے خصوصی اجازت کی درخواستوں میں دی گئی اور اپیلوں کے ساتھ سماعت کی گئی۔

اپیلوں میں حقائق اور قانون کے عام سوالات پیدا ہوتے ہیں اور لہذا ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹائے جاتے ہیں۔ گرجیت سنگھ و دیگران بنام ریاست پنجاب و دیگران (ڈبلیو پی نمبر 2374، سال 1985) میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے فیصلے سے پہلے کے حقائق کو دوبارہ بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ بتانا کافی ہے کہ عدالت عالیہ نے مذکورہ فیصلے میں، پنجاب ریونیو پٹواری درجہ III سروس قواعد، 1963 کے تحت حکومت پنجاب کی طرف سے پٹواریوں کے عہدوں پر کی گئی ایڈہاک تقرریوں کو مختصر طور پر 'قواعد' کو چھ ماہ تک جاری رکھنے کی اجازت دیتے ہوئے، ریاستی حکومت کو ہدایت کی کہ وہ فیصلے کی تاریخ سے مذکورہ مدت کے اندر قواعد کے مطابق باقاعدہ تقرری کرے ورنہ ایڈہاک انتظام ختم ہو جائے گا۔ اس کے مطابق، چونکہ سروس سلیکشن بورڈ، پنجاب کی تشکیل نہیں کی گئی تھی، اس لیے حکومت پنجاب نے 26 اگست 1986 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے قاعدہ 2(a) میں ترمیم کی اور ریاستی حکومت کو اختیار دیا کہ وہ سروس میں بھرتی کرنے کے لیے "دیگر حکام" کو اختیار دے۔ اس کے مطابق، حکومت نے انتخاب کرنے کے لیے 27 مئی 1986 کی کارروائی کے ذریعے ہر ضلع کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ پٹیالہ کی ضلعی کمیٹی کے لیے، ڈی۔ کمشنر، پٹیالہ چیئرمین تھے، ڈسٹرکٹ افسر مال، پٹیالہ، ڈسٹرکٹ سینک ویلفیئر آفیسر اور ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر (درج فہرست ذات) کو کمیٹی کے ارکان کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ ایس ایس بورڈ کے سامنے زیر التواء امیدواروں کے نام انتخاب کے لیے کمیٹی کو بھیجے گئے تھے۔ ضلع کلکٹر نے خصوصی زمروں سے درخواستیں طلب کیں، یعنی دہلی کے فسادات سے متاثر ہونے والے بچے، پنجاب میں دہشت گردوں سے متاثرہ خاندان وغیرہ، اور انٹرویو کے لیے 1210 امیدواروں کو کال لیٹر جاری کیے۔ انٹرویو کی تاریخ تک ڈسٹرکٹ افسر مال شری پیارا سنگھ کا تبادلہ کر دیا گیا تھا اور ان کے جانشین نے انتخاب میں حصہ لیا تھا۔ انٹرویو کے لیے حاضر ہونے والے 821 امیدواروں میں سے 189 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا؛ فہرست ان کی قابلیت کی ترتیب میں تیار کی گئی تھی؛ اور ضلع کلکٹر نے 146 امیدواروں کو مقرر کیا اور انہیں پٹواری تربیت کے لیے بھیجا اور ایک سال کی مدت میں اس

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی تکمیل پر انہیں جانچ پڑتال پر پٹواری کے طور پر مقرر کیا گیا۔ انتخاب کو ناکام امیدواروں نے کئی رٹ درخواستوں میں چیلنج کیا تھا اور 28 فروری 1989 کے فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ نے ایل پی اپیل اور رٹ درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ آرٹیکل 136 کے تحت اجازت پر، اپیلیں اس مجموعہ سے اٹھتی ہیں۔

اپیل گزاروں کی پہلی دلیل کہ کمیٹی مناسب طریقے سے تشکیل نہیں کی گئی تھی اور اس لیے امیدواروں کا انتخاب غلط ہے، اس کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ قواعد کے قاعدہ 4(1) کے تحت، ترمیم شدہ قاعدہ 2(a) کے مطابق حکومت کی طرف سے مجاز اتھارٹی پٹواریوں کی ملازمت میں بھرتی کرنے کا حقدار ہے۔ تشکیل دی گئی کمیٹی ڈپٹی پر مشتمل ہے۔ کمشنر بطور چیئرمین، ڈسٹرکٹ افسر مال، پٹیالہ، ڈسٹرکٹ سینک ویلفیئر آفیسر اور ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر (ایس سی) بطور ممبر۔ بلاشبہ، اس وقت جب کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، پیارا سنگھ ڈسٹرکٹ افسر مال تھے۔ ان کی منتقلی پر ان کے جانشین نے انتخاب میں حصہ لیا تھا۔ ہم نے نوٹیفکیشن دیکھا ہے۔ ضلع۔ افسر مال، پٹیالہ کو سرکاری حیثیت میں نامزد کیا گیا تھا۔ لہذا، رکن کو اس کے عہدے کی وجہ سے نامزد کیا گیا تھا، اس لیے اس عہدے لازمی امیدواروں کے انتخاب میں حصہ لینے کا حقدار تھا۔ یہ سچ ہے کہ درج فہرست ذاتوں کی نمائندگی درج فہرست ذات سے تعلق رکھنے والے افسر کے ذریعے ہونی چاہیے۔ ضرورت کے مطابق ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر (درج فہرست ذات) درج فہرست ذات کے اراکین سے تعلق رکھنے والا افسر ہونا چاہیے۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ سماجی بہبود کا افسر درج فہرست ذاتوں سے تعلق رکھنے والے افسر کے علاوہ کوئی اور افسر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں اس معاملے میں یہ دلیل نہیں ہے کہ ضلع سماجی بہبود افسر درج فہرست ذاتوں کی نمائندگی کرنے والا درج فہرست ذات کا افسر نہیں تھا۔ لہذا، ہم دیکھتے ہیں کہ تشکیل شدہ کمیٹی مناسب طریقے سے اس میں شمار کردہ نمائندوں پر مشتمل تھی۔ اس لیے کمیٹی کی تشکیل اور امیدواروں کا انتخاب قانونی اور درست ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ضلع کلکٹر نئے سرے سے درخواستیں طلب کرنے کا اہل نہیں تھا اور ان درخواست دہندگان میں سے امیدواروں کا انتخاب غیر قانونی ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ ضمیمہ 'ڈی' میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کا پابند ہے جس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ درخواست دہندگان کی تعداد کافی زیادہ ہے، اس لیے ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے یا عوامی اشتہار کے ذریعے امیدوار سے نئے سرے سے درخواست کرنا ضروری نہیں ہو گا۔ لیکن اس میں پیراگراف 4 میں یہ کہا گیا تھا کہ 24 اپریل 1986 کی کارروائی میں درج ترجیحی زمروں کو موجودہ ایڈہاک پٹواریوں کو

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مستقل بنانے کے علاوہ دیگر تمام ذرائع کے امیدواروں پر فوقیت دینی ہوگی۔اس نے ضلع کلکٹر کو ان زمروں سے درخواستیں طلب کرنے کی گنجائش دی تھی۔اگرچہ یہ غلط تاثر پر غلط تعمیل تھی، امیدواروں کا انتخاب، لہذا درخواست دینا غیر قانونی نہیں ہوتا ہے۔اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ اخبارات میں اشاعت کے ذریعے درخواستیں طلب کرنے کے بجائے کلکٹر کے دفتر کے نوٹس بورڈ کو صرف نوٹس دیا گیا اور کچھ امیدواروں نے اس کے مطابق اپنی درخواستیں جمع کروائیں اور یہ مناسب اطلاع نہیں ہے۔اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ درخواستیں طلب کرنے میں کلکٹر کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ کار قابل ستائش نہیں ہے، لیکن شکایت صرف ان افراد کے ذریعے کی جائے گی جنہیں مقررہ مدت کے اندر درخواستیں دینے کا موقع نہیں ملا تھا۔لیکن اپیل گزاروں جیسے افراد اس طرح کی کوئی شکایت نہیں اٹھا سکے۔ان حالات میں، اپنایا گیا طریقہ کار، اگرچہ بے قاعدہ ہے، امیدواروں کے انتخاب کو خراب نہیں کرتا، جو بالآخر کمیٹی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل پیش کرنے کی کوشش کی گئی کہ ترجیحی زمروں میں سے کسی بھی امیدوار کا انتخاب نہیں کیا گیا تھا اور اس کا استعمال صرف ان کے علاوہ دیگر امیدواروں سے درخواستیں طلب کرنے کے لیے کیا گیا تھا، جن میں سے کچھ کو بالآخر منتخب کیا گیا تھا اور یہ بے قاعدہ ہے۔ہمیں اس میں کوئی چیز نہیں ملتی۔اس کے علاوہ یہ ایک حقیقت پسندانہ موقف ہے جس کی تحقیقات کی جانی چاہیے اور یہ کہ ایسی کوئی عرضی نہیں اٹھائی گئی اور نہ ہی عدالت عالیہ میں اس پر بحث کی گئی۔لہذا، ہم اپیل گزاروں کو اس عدالت میں پہلی بار اس دلیل کو اٹھانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ انٹرویو میں اپیل گزاروں کو کوئی مناسب موقع نہیں دیا گیا تھا۔821 امیدواروں کے انٹرویو کے لیے صرف 15 گھنٹے گزارے گئے اور اس لیے انتخاب ایک تماشہ ہے۔یہ دلیل بھی عدالت عالیہ کے سامنے نہیں اٹھائی گئی، بلکہ پہلی بار ان اپیلوں میں اٹھائی گئی۔اس عدالت میں دائر کاؤنٹر میں اس کی تردید کی گئی۔یہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے روزانہ 7 گھنٹے کی شرح سے مجموعی طور پر 35 گھنٹے گزارے تھے۔اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے امیدواروں کے انتخاب میں 5 دن گزارے۔انتخاب درجہ III سروس میں پٹواریوں کے لیے ہے۔اشوک یادو بنام ریاست ہریانہ، [1985] ضمیمہ 1 ایس سی آر 657 میں تناسب کا اس معاملے میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔اس میں انتخاب ریاستی ملازمت کی پہلی جماعت کی ملازمت کے لیے تھا اور ہر امیدوار کا انٹرویو کرنے کے لیے کافی وقت درکار تھا۔اس معاملے میں، حساب کتاب پر، ہم نے پایا کہ انتخاب کے لیے ہر امیدوار کے لیے اوسطا تین منٹ خرچ کیے گئے۔قواعد کا قاعدہ 7 قابلیت فراہم کرتا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے، یعنی میٹرک یا ہائر سیکنڈری امتحان میں پاس ہونا؛ ہندی اور پنجابی میں مڈل اسٹینڈرڈ تک کا علم اور دیہی معیشت اور ثقافت کا اچھا علم۔ تعلیمی قابلیت ریکارڈ سے ظاہر ہوتی ہے اور اس سلسلے میں کسی انٹرویو کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ عام طور پر دیہی پس منظر سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو دیہی معیشت اور ثقافت کا ممکنہ طور پر اچھا علم تھا۔ اس لیے دیہی معیشت یا ثقافت کے بارے میں ان کے علم کا پتہ لگانے پر خصوصی زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان حالات میں انتخاب کے لیے ہر امیدوار پر زیادہ وقت خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سوائے عام علم اور پٹواری وغیرہ کے طور پر کام کرنے کی اہلیت پر کچھ سوالات پوچھنے کے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ پچھلے سروس سلیکشن بورڈ کے زیر اہتمام تحریری امتحان کو ترک کر دیا گیا تھا اور صرف زبانی انٹرویو کیے گئے تھے۔ اس لیے انتخاب غیر قانونی ہے۔ عام طور پر تحریری امتحان اور خاص طور پر ہاتھ سے لکھنا مطلوب ہو سکتا ہے جو ایک پٹواری کے لیے ضروری ہے جس کا بنیادی فرض محصولات کے ریکارڈ میں واضح طور پر اندراجات ریکارڈ کرنا اور اس کے بعد زبانی انٹرویو کرنا ہے۔ قوانین میں دونوں کا ہونا لازمی نہیں ہے۔ تحریری امتحان یا زبانی امتحان یا دونوں کے انعقاد کے اختیارات دیے گئے تھے۔ اس معاملے میں کمیٹی نے امیدواروں کے انتخاب کے لیے ویوا ووس کو ایک طریقہ کے طور پر اپنایا جسے غیر قانونی نہیں کہا جا سکتا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندگان کی عمر اب زیادہ ہو گئی ہے اور وہ مجموعی طور پر 22 سال کے ہیں۔ لہذا، حکومت کو ان کی عمر کی اہلیت میں نرمی کرنے اور انہیں تقرری دینے کی ہدایات دی جا سکتی ہیں۔ ہمیں اس طرح کی ہدایت دینے کا کوئی جواز نہیں ملتا۔ مانا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں نے انتخاب کا موقع لیا ہے اور ان کا انتخاب تقابلی خوبیوں کی بنیاد پر نہیں کیا گیا۔ لہذا، صرف اس وجہ سے کہ اپیل کنندگان قانونی چارہ جوئی کر رہے ہیں، حکومت کو پٹواری کے طور پر تعیناتی کے لیے عمر کی اہلیت میں نرمی کر کے ان کے مقدمات پر غور کرنے کی ہدایت دینے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ سینکڑوں امیدوار جن کا انتخاب نہیں ہو سکا وہ اس صورت میں اسی طرح کی راحت حاصل کریں گے۔ ان حالات میں ہمیں پٹواری کے طور پر امیدواروں کے انتخاب اور تعیناتی میں اضافہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ عدالت عالیہ نے، اگرچہ مختلف وجوہات کی بنا پر، رٹ درخواستوں کو مسترد کر دیا ہے۔ اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں، لیکن بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔